Mecca Agreement

دنیا میں اس وقت موجودہ بدلتے سیاسی اور سیکیورٹی حالات میں مسلم دنیا کے ممالک پاکستان ترکی اور سعودی عرب کے درمیان ہونے والے مکہ معاہدہ ایک اہم پیشرفت کے طور پر سامنے آیا ہے یہ معاہدہ نہ صرف تین ممالک کے دفاعی تعاون سے متعلق سوال اٹھاتا ہے بلکہ اس کے ممکنات اثرات مشرق وسطی جنوبی ایشیا اور وسیع تر مسلم دنیا کی سیاست پر بھی غور طلب ہے۔ کہ آخر مکہ ایگریمنٹ کیا ہے، اور کن فریقین کے درمیان ہوا، اور اس کا بنیادی مقصد کیا بتایا گیا؟ 7 اگست 2026 کو مکہ میں پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوتا ہے جسے مکہ معاہدہ کا نام دیا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ معاہدہ مکہ میں Al-Safa palace میں ہوتا ہے۔ اس میں شامل فریقین پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف، ترکی کے صدر طیب اردوگان اور سعودی عرب کے ولی عہد محمد بن سلمان نے معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے کا بنیادی مقصد ایک دوسرے کا دفاع کرنا ہے یعنی اگر کسی ایک ملک پر حملہ ہوتا ہے تو اسے باقی دونوں ممالک پر بھی حملہ تصور کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان اپنی Nuclear power ، ترکی اپنی NATO power، اور سعودی عرب اپنی economy کے زریعے مدد کرے گا۔ اس سے پہلے یہ معاہدہ ستمبر 2025 میں ایسے ہی سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض میں پاکستان اور سعودی حکومت کے درمیان ایک Bilateral agreement ہوا تھا جس کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا۔ اب ایک سال بعد اس میں ایک اور ملک شامل ہو گیا ہے (ترکی) ذرائع کے مطابق یہ Alliance یہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس میں اور بھی ممالک شامل ہوں گے جیسے مصر وغیرہ۔ اس معاہدے کو Muslim NATO or Suni NATO or Muslim Alliance کا نام بھی دیا جا رہا ہے۔ پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان اس دفاعی تعاون کے قیام کے بعد یہ اہم سوال جنم لیتا ہے کہ اس نئے علاقائی سیکیورٹی انتظام کے بعد مشرقِ وسطی اور جنوبی ایشیا کی علاقائی سیاست پر کیا ممکنہ اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟ کیا یہ معاہدہ geopolitical shift کا سبب بن سکتا ہے؟

فروری 2026 میں امریکہ اور اسرائیل ایران پر حملہ کرتے ہیں، جس کے جواب میں ایران سعودی عرب سمیت خطے کے دیگر ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈوں اور تیل و گیس کی تنصیبات پر حملے شروع کر دیتا ہے۔ ان ممالک کا Net Security Provider یعنی امریکہ انہیں بچانے میں مکمل ناکام ہوتا ہے اور یہاں تک کہ امریکہ خود کو بھی ایران کے حملوں سے محفوظ نہیں رکھ پاتا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے مشرقِ وسطی میں ایک اور بڑی مقامی سکیورٹی اتحاد(Local Security Alliance) کی ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس ہونے لگی۔ نتیجتاً ترکی بھی پاکستان اور سعودی عرب کے ساتھ معاہدے میں شامل ہو گیا۔ موجودہ ایران امریکہ تنازع نے اس بحث کو ہوا دی ہے کہ خلیجی ممالک کو اپنی علاقائی سکیورٹی کے لیے کسی حد تک خود انحصاری اختیار کرنی چاہیے۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں ہو گا کہ امریکہ نے ان ممالک کو مکمل طور پر اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے کیونکہ خطے میں اس کی فوجی موجودگی اور دفاعی تعاون اب بھی برقرار ہے۔ امریکہ اپنے ایران تنازع میں آبنائے ہرمز سے تیل کی آمدورفت مکمل طور پر بحال نہیں کر سکا۔ ان حالات میں پاکستان، ترکی اور سعودی عرب کے درمیان بڑھتا ہوا دفاعی تعاون ایک اضافی علاقائی سکیورٹی آپشن کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہو گا کہ اس معاہدے نے خطے میں طاقت کے توازن کو مکمل بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ ایک اور اہم نقطہ مکہ معاہدہ کے خلاف اسرائیل اور بھارت کی جانب سے کس قسم کا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے؟ اس معاہدے کو ایک "سنی اتحاد"(Sunni Alliance کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ اب آپ غور کریں، یہ اصطلاح بہت اہم ہے کہ "ایک سنی اتحاد بن رہا ہے۔" آخر یہ تصور آیا کہاں سے؟ سب سے پہلے سنی اتحاد کی اصطلاح اسرائیل اور امریکہ کی طرف سے سننے کو ملی تھی۔ اسرائیل کے وزیرِاعظم اور سابق اسرائیلی وزیر اعظم نے یہ بات کی تھی کہ اسرائیل کے خلاف ایک سنی اتحاد تشکیل پا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا ترکی سعودی عرب کو اسرائیل کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور جوہری صلاحیت رکھنے والے پاکستان کے ساتھ مل کر ایک مخالف سنی اتحاد(Hostile Sunni Axix) قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جب سے مکہ معاہدہ ہوا ہے جگہ جگہ سے اس کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ جو لوگ نہیں چاہتے کہ مسلم دنیا میں اجتماعی تحفظ اور سلامتی کا احساس (Collective Sense of Security)) پیدا ہو وہ یہ بات کر رہے ہیں کہ "یہ ایک سنی اتحاد ہے۔"

پاکستان اس اتحاد کا ایک لازمی اور اہم حصہ ہے اور پاکستان کے اندر کیا صرف سنی مسلمان رہتے ہیں؟ پاکستان بہت سے مختلف مسلکوں اور فرقوں کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ اتحاد کسی بھی خاص فرقے کی بنیاد پر قائم نہیں کیا گیا۔ اس اتحاد کا مقصد معیشت

، (Economy)مالی معاملات((Finance) اور سلامتی((Security ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ اتحاد تمام مسالک اور فرقوں سے بالاتر ہے۔ تو شیعہ سنی تقسیم (Divide Sunni-Shia) ایک ایسی دراڑ یا تقسیم ہے جسے گزشتہ تقریبا 1300 سال سے مسلمانوں کے دشمن استعمال اور اپنے مفاد کے لیے استحصال کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور بد قسمتی سے، ایران کی طرف سے چلائے جانے والے بعض اکاؤنٹس —ایران وزیرِ خارجہ عراقچی صاحب کی ٹویٹ بہت حوصلہ افزا ہے، جبکہ ایران کے صدر پزشکیان کا مؤقف بھی عمومی طور پر بہت متوازن اور سمجھدار ہے — لیکن ایران کے اندر بہت سے ایسے عناصر موجود ہیں جو جان بوجھ کر یا انجانے میں اسرائیل کے پروپیگنڈے کو ہی آگے بڑھا رہے ہیں۔ اب ان کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ دنیا بھر میں جو بھی کام ہو رہا ہے، وہ کسی نہ کسی طریقے سے ایران کے خلاف ہو رہا ہے۔ امریکہ بھی ایران کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ کو یہ بھی نظر آ گیا ہے کہ اسرائیل کا اصل دشمن ایران ہے، مسلم دنیا میں کوئی اور نہیں۔ "گریٹر اسرائیل" کے تصور میں صرف اور صرف ایران ہی شامل ہے۔ آپ دنیا میں کہیں بھی چلے جائیں، مسلم دنیا کا کوئی ملک اگر اقتصادی معاہدہ کر لے، اپنے مالی معاملات بہتر کر لے، تیل کے معاملات سے متعلق اپنی پالیسیاں تبدیل کر لے، کوئی سیکورٹی انتظام کر لے یا کوئی ہتھیار خرید لے، تو ایران اسے ایران کے لیے صفر جمع (-Sum Zero) کھیل کے طور پر دیکھتا ہے۔

یعنی اگر مسلم دنیا کے کسی دوسرے ملک کو کسی بھی قسم کا فائدہ حاصل ہو گا، تو اس کا مطلب ایران کے لیے نقصان سمجھا جائے گا۔ اور یہ نقطۂ نظر انتہائی نقصان دہ ہے۔ پاکستان اور باہر ممالک میں اس معاہدے کو ابھی صرف ایک دفاعی معاہدے کے طور پر ہی دیکھا جا رہا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے کہ یہ کب تک قائم رہتا ہے اور آگے اس میں مزید کون کون شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت اور اسرائیل میں اس کے بعد بوکھلاٹ کا دیکھا جا سکتا ہے۔ مسلم دنیا میں اسے ایک تمام مسلم ممالک میں ایک مثبت قرار دیا جا رہا ہے کہ شاید اب دنیا کو امریکہ کا محتاج ہو کر نا رہنا پڑے۔ اور چونکہ سعودی عرب کو "حرمین شریفین" کی ذمے داری کی وجہ سے بھی اس معاہدے کو امن کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

بظاہر تو یہ نیٹو جیسا اتحاد لگ رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ مسلم نیٹو بن رہا ہے۔ لیکن کیا واقعی یہ اتحاد مسلمانوں کے لیے اچھا ثابت ہو گا یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ اب سوال یہ ذہنوں میں آ رہا ہے کہ کیا الملحمۃ العظمی جنگ کا اس سے کوئی تعلق تو نہیں کہ جس میں دو گروہوں کے درمیان جنگ ہو گی لیکن اس بارے میں بات کرنا قبل از وقت ہو گا کیونکہ الملحمۃ العظمی جنگ کا آغاز جب شام میں پاور

شفٹ ہو گی تو تب اس جنگ کا آغاز ہو گا لیکن فلحال تو شام میں جو حکومت ہے اس پر امریکہ اور اسرائیل کا اثر زیادہ لگ رہا ہے۔ لیکن کچھ کہا بھی نہیں جاسکتا کیونکہ جس طرح سے دنیا کے حالات تبدیل ہو رہے ہیں۔

یہاں ایک اہم دینی پہلو بھی قابل غور ہے حدیث نبوی میں مستقبل کے بعض فتنوں جنگوں اور مسلمانوں کے باہمی اور بیرونی تعلقات کا ذکر ملتا ہے حدیث کو موجودہ واقعات پر براہ راست منطق کرنا یا کہنا کہ موجودہ مکہ معاہدہ انہی حدیث کی پیشن گوئی ہے یہ قبل از وقت ہو گا البتہ ان روایات کی تناظر میں موجودہ حالات پر غور ضرور کیا جاسکتا ہے۔

ابنِ ماجہ کی روایت ہے۔ عبد اللہ ابن حارث سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر نکلیں گے لوگ آئیں گے مشرق سے اور وہ حضرت امام مہدی کی حکومت قائم کریں گے۔

اب اگر دیکھیں تو عرب کے مشرق میں تین مسلم ممالک ہیں پاکستان، ایران اور افغانستان اکثریت مسلمان آبادی والے ممالک ہیں۔ اور ان ممالک میں سے لشکر نکلیں گے جو فتوحات کریں گے اور جس کی سربراہی حضرت امام مہدی علیہ السلام کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے ان ممالک میں سے کسی ایک میں خلافت قائم ہو گی۔ اور دیکھا جائے تو فلحال کسی ملک میں خلافت کا نظام نظر نہیں آرہا۔ حدیث میں ہے کہ ترکی کے شہر استنبول پر بھی قبضہ ہو جائے گا۔ تو یہاں پر سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب یہ دفاعی معاہدہ کیا جارہا ہے تو کیا اس معاہدے سے مسلمان ممالک استنبول کو نہیں بچا پائیں گے۔ اور کیا یہ صرف کاغذ کی حد تک ہی معاہدہ رہے گا" معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی ویرانی ہو گی، مدینہ کی ویرانی لڑائیوں اور فتنوں کا ظہور ہو گا، فتنوں کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہو گی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا ظہور ہو گا" پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس شخص یعنی معاذ بن جبل کی ران یا مونڈھے پر مارا جن سے آپ یہ بیان فرما رہے تھے، پھر فرمایا: "یہ ایسے ہی یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا بیٹھنا یقینی ہے" (سنن ابی داؤد)

حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رومیوں سے صلح کرو گے، پھر تم اور وہ (رومی) اپنے سوا تیسرے دشمن سے لڑیں گے، اور تم محفوظ رہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے۔ پھر تم پہاڑی زمین پر ڈیرے ڈالو گے۔ (ایک روایت میں مذکور ہے کہ تم رومیوں سے مال غنیمت حاصل کرو گے اور پھر ایک الگ پہاڑی سرزمین پر ڈیرے ڈالو گے)

پھر ایک رومی آئے گا اور صلیب کو اٹھائے گا اور کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ اس پر ایک ناراض مسلمان اس کی طرف بڑھے گا اور اسے قتل کر دے گا۔ اس بنا پر رومی آپ کو دھوکہ دیں گے اور صلح کا معاہدہ توڑ دیں گے۔ پھر جنگیں شروع ہو جائیں گی اور وہ اسی (80) جھنڈے لے کر تمہاری طرف بڑھیں گے، ہر ایک جھنڈے پر دس ہزار (10000) کا لشکر ہو گا۔

حوالہ: احمد (4/128) (4/461) (5/461) ابو داؤد (2767) کتاب الفتن والملحم (4292) ابن ماجہ (4140) حاکم (4/467

پاکستان ترکی اور سعودی عرب نے علاقائی سلامتی کو بڑھانے کے لیے مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں وہ مسلم اتحاد بنا رہے ہیں اور دوسرے مسلم ممالک کو دفاعی معاہدے میں شامل ہونے کا خیر مقدم کریں گے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ وہ مسلمان جو رومیوں کے ساتھ ایک ہی فوج کے خلاف لڑیں گے وہ اتحاد کے ذریعے قائم ہوں گے چونکہ مسلمان علاقائی سلامتی کو بڑھانے کے لیے اپنا اتحاد بنا رہے ہیں۔ یورپی اقوام جو کہ رومی ہیں امریکہ پر انحصار کرنے کے بجائے سلامتی اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ ایک بات مشترک ہے کہ سعودی عرب نے دفاعی مودے پر دستخط کیے جس کے نتیجے میں امریکہ نے وعدے کے مطابق سیکیورٹی فراہم نہیں کی اور یورپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ وہ سیکیورٹی سپورٹ کے لیے امریکہ سے بھی شکوک و شبہات کا اظہار کر رہے ہیں کیونکہ امریکی صدر ٹرمپ واضح طور پر کہتے ہیں کہ امریکہ کی سیکیورٹی ہمیشہ اولین ترجیح رہے گی۔

حدیث میں جن 80 جھنڈوں یا تقسیموں کی بات کی گئی ہے، وہ عیسائی ہوں گے، جو مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ جیسے جیسے مسلم اتحاد بڑھے گا، یورپی اتحاد بھی بڑھے گا۔ اسرائیل اب اپنی توجہ ترکی کی طرف بڑھا رہا ہے۔ ان کے درمیان ابھی تک کوئی فائرنگ کا تبادلہ نہیں ہوا لیکن لفظی جنگ ہو گئی۔ اسرائیل نے ترکی کے اثر و رسوخ کا مظاہرہ کرتے ہوئے شام میں قطر کو نیا خطرہ قرار دیا ہے۔ اسرائیل کے صدر کا کہنا ہے کہ ترکی نیا ایران ہے۔ ترکی تیزی سے اسرائیل کی نظر میں ہے کیونکہ وہ دفاعی فوج اور اس کی تعیناتیوں میں مزید ترقی کر رہا ہے جو علاقائی سلامتی کو نئی شکل دے سکتا ہے۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ترکی نے اپنے دفاع میں 80 فیصد خود کفالت حاصل کر لی ہے اور ان کا فوجی ساز و سامان بین الاقوامی سطح پر توجہ حاصل کر رہا ہے کیونکہ انہیں یورپ، ایشیا، افریقہ اور مشرق وسطیٰ استعمال کرتے تھے۔ حدیث کے مطابق یہ پہلا مرحلہ ہے جہاں مسلمانوں اور رومیوں کا اتحاد بن رہا ہے۔ پھر وہ آپس میں لڑیں گے اور مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔" پھر وہ لڑیں گے اور لشکر کا ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا جسے اللہ کبھی

معاف نہیں کرے گا، ایک تہائی (فوج) جو اللہ کی نظر میں بہترین شہداء پر مشتمل ہو گا، مارا جائے گا اور تیسرا جو کبھی آزمائش میں نہ آئے گا وہ فتح یاب ہو گا اور وہ قسطنطنیہ کے فاتح ہوں گے۔" (صحیح مسلم 2897)

مکہ معاہدہ بظاہر تو پاکستان ترکی اور سعودی عرب کے درمیان دفاعی اور سیکورٹی تعاون کا ایک اہم قدم ہے لیکن اس کی حقیقی اثرات کا اندازہ صرف ایک گزرنے کے ساتھ ہی لگایا جاسکے گا کہ یہ دیکھنا اہم ہو گا یہ تعاون کس حد تک عملی شکل اختیار کرتا ہے اور مزید مسلم ممالک اس میں شامل ہوتے ہیں اور کیا یہ معاہدہ واقعی خطے میں سیکورٹی کے متبادل یا اضافی نظام تشکیل دے پاتا ہے موجودہ حالات میں بہت سے سوالات ابھی بھی جواب طلب ہے۔

کیا پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون کے مستقبل میں کسی مرحلے پر پاکستان کی Extended Deterrence Nuclear سعودی عرب اور ترکی تک بھی توسیع پا سکتی ہے؟ کیا آنے والے وقت میں مسلم دنیا کے علاقائی سیکیورٹی نظام اور عالمی طاقت کے توازن میں ایک بڑی تبدیلی کی بنیاد بن سکتا ہے؟

Article by Arooba amir's research students